جناب شفیق الدین فاروقی

دارالعلوم کے شب وروز

دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا آغاز اور افتتاحی تقریب:

الحمدللہ ۲۲رستمبر ۲۰۱۰ء کو دارالعلوم کے نئے تعلیمی سال کا باقاعدہ آغاز ہوا۔اس سے قبل دارالعلوم کے تمام درجات میں کثیر تعداد میں داخلے ہوئے اور باوجود سخت امتحان (انٹری ٹسٹ) اور قواعد وضوابط کے صرف شعبہ درس نظامی میں 3815 طلباء کے اس سال الحمدللہ داخلے مکمل ہوئے ۔جن میں صرف دورہ حدیث کے طلباء کی تعداد 1300 سے زائد ہوگئی ہے جب کہ وسائل کی کمی اور حالات کی خرابی کی وجہ سے نہایت قیود وشرائط کا لحاظ رکھا گیا تھا۔ افتتاح کے موقع پر دارالعلوم کے تمام اساتذہ' مشائخ وطلباء ایوان شریعت (دارالحدیث) کے وسیع وعریض ہال میں جمع تھے۔حسب سابق پہلے اجتماعی طور پر قرآن خوانی کا اہتمام کیا گیا۔پھر اس کے بعد حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے درس حدیث ترمذی سے باقاعدہ اسباق کا آغاز کیا۔اس موقع پر آپ نے طلباء سے فضیلت علم' علماء طلباء کی ذمہ داریاں' پابندی اوقات اور موجودہ نئے حالات میں دینی مدارس اور علماء وطلباء کو درپیش نئے چیلنجز کا مقابلہ کرنے کیلئے بھرپور علمی تیاریوں کے بارے میں نصیحت آموز اور سیر حاصل خطاب فرمایا۔پھر نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے تفصیلی اور ہدایات سے بھرپور جامع خطاب فرمایا۔آپ کے علاوہ دارالعلوم کے مدرس مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب نے دارالعلوم کے قواعد وضوابط پر روشنی ڈالی اور طلباء کو اس پر عمل درآمد کی تلقین کی۔آخر میں شیخ الحدیث حضرت مولانا مغفوراللہ صاحب مدظلہ نے جامع اختتامی دعا فرمائی۔

.ارالعلوم حقانیہ میں متاثرین سیلاب کیلئے امدادی کیمپ کی سرگرمیاں:

دوماہ قبل جس سیلاب نے طوفان نوح کی شکل اختیار کر کے ملک کے چاروں صوبوں کو اپنی لپیٹ میں لیا۔ سیلاب کی ابتداء صوبہ خیبر پختون خوا سے ہوکر ساحل سمندر پہونچنے تک ملک کی آبادی کے تقریباً ایک تہائی کو نشان عبرت بنادیا۔خیبر پختون خوا میں جو جانی اور مالی بربادی ہوئی۔بغیر دیکھے اس کا اندازہ مشکل سے ہوتا ہے۔یہ صوبہ دیگر صوبوں کے مقابلہ میں سب سے زیادہ متاثر ہے۔ابھی تک لاکھوں متاثرین بے سروسامانی کی صورت میں دربدر ہیں۔صوبہ خیبر پختون خوا کے ضلع نوشہرہ میں ہر طرف تباہی وویرانی کے مناظر ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں۔سیلاب کے ابتداء ہی سے جبکہ ہر طرف تباہی مچی ہوئی تھی' ضلع کا مشہور علمی روحانی شہر اکوڑہ خٹک کی بھی ۳/۴ حصہ آبادی دریا کے

بے رحم تھپیڑوں کی زد میں آچکی تھی۔ بے گھر، بے سہارا متاثرین کے پناہ کے لئے جامعہ حقانیہ کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے ادارہ کی تمام عمارات کے دروازے کھول کر انہیں سکونت یہاں اختیار کرنے کی دعوت دی۔ قریباً ساڑھے تین ہزار مرد، عورتیں اور بچے دارالعلوم میں آکر آباد ہوئے۔ ان کے دونوں وقت کے کھانے کا بندوبست بھی ابتداء میں صرف جامعہ کے ذمے تھا اور یہ سلسلہ رمضان کے آخر تک جاری رہا جس میں چند دینی مدارس کے اہم مدارس جامعہ دارالعلوم کراچی، جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی اور خصوصاً پنجاب کے اہل خیر حضرات نے بھی بھرپور تعاون فرمایا دارالعلوم حقانیہ میں دن رات مسلسل دو مہینے ریلیف میڈیکل کیمپ متاثرین کی خدمت میں مصروف رہا جو آج بھی جاری و ساری ہے۔ روزانہ ڈیڑھ سے دو ہزار تک مریضوں کا علاج اور بہترین ادویہ تقسیم ہوتی رہیں۔ ایک ڈاکٹر جناب ظفر اقبال نے تو پورا وقت اس خدمت کے لئے وقف کیا۔ اس کے علاوہ صوبہ خیبر پختونخواسے کئی سپیشلسٹ ڈاکٹر حضرات نے بمع ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم کے مختلف اوقات میں جامعہ کے اندر کیمپ لگا کر متاثرین کی خدمت کی۔ دارالعلوم حقانیہ کے تمام منتظمین اور متاثرین ان تمام اداروں، جنہوں نے اس مشکل ترین وقت میں متاثرین کی خدمت کر کے ان کو ریلیف دیا۔ مشکور وممنون ہونے کے ساتھ دعا گو ہیں کہ رب کائنات جملہ تعاون کنندگان کو اجر جزیل سے نواز کر پوری امت مسلمہ کو اپنا قبلہ درست کرنے، رجوع الی اللہ، توبہ تائب ہونے اور اپنے اعمال کی درستگی کی توفیق نصیب فرمائیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۶۱ سے (امت مسلمہ کیلئے مغرب سے واقفیت ضروری ہے)

پھیلتا گیا، جنگجو اور بہادر بلوچ پتھروں پر اپنی بندوقیں رکھ کر حیران و پریشان ایک دوسرے کا منہ تکتے رہ جاتے ایک مقام پر عزت نامی ایک بلوچ نے اپنے آدمیوں کیساتھ جنرل ڈائر کا راستہ روکا انہیں دیکھ کر ڈرائیور نے زور سے موٹر کا ہارن بجایا اور تیزی سے ان کی طرف موٹر دوڑائی نتیجہ یہ نکلا کہ عزت اور اس کے آدمی حملے سے باز رہے۔

(تاریخ بلوچستان بحوالہ شیر عبدالقادر شاہوانی جنگ مڈ ویک میگزین ۱۴ ر اکتوبر ۲۰۰۹ء)

عہد حاضر کا میڈیا عیدو بلوچ کا کردار ادا کر رہا ہے اس کے اینکر پرسن، کالم نگار، صحافی عیدو بلوچ کی طرح عالم اسلام کے لوگوں کو مغرب کی سائنس، ٹیکنالوجی، ترقی سے اس طرح ڈرا کر مرعوب و مغلوب کرنا چاہتے ہیں اسلئے مغرب سے واقفیت از حد ضروری ہے۔ ارشاد رسالت مآب ﷺ ہے کہ ''آدمی کو اپنے زمانے سے واقف ہونا چاہیے'' حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ ''وہ شخص دین کی کڑیاں بکھیر دیگا جو جاہلیت کی حقیقت سے واقف نہیں ہے''۔۔ ان ارشادات کا مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ اپنے عہد کے عیدو بلوچ سے خبردار رہے اور کسی تہذیب اور قوم سے مرعوب نہ ہو۔